ہر جز کے شروع میں بطور مقدمہ ان جلیل القدر صحابہ کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً حضرت زید بن ثابتؓ سے متعلق موسوعہ میں آپ کے حالات زندگی، اسلام، ذکاوت، نکتہ سنجی، جہاد، علم وتفقہ، رسول اکرمؐ اور خلفائے راشدین سے تعلقات وروابط پر تحقیقی بحث کی گئی ہے اور پھر الف بائی ترتیب کے ساتھ فقہی مسائل کو مع حوالہ جات بیان کیا گیا ہے۔

یہی طریقہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعلق موسوعہ سے ہے۔

ڈاکٹر رواس قلعہ جی کے اس سلسلے نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دینی مسائل کے سننے والوں، نبوی مزاج شناسوں، ذات نبوی سے براہ راست دین سمجھنے والوں کے علم وتفقہ کا ایک بڑا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے اور اس سے استفادہ کو آسان بنا دیا ہے۔ اس پر مصنف امت مسلمہ کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

(۳) الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف

مؤلف : امام ابوبکر بن ابراہیم بن المنذر النیشاپوری

تحقیق : ڈاکٹر ابوحماد صغیر احمد بن محمد حنیف ناشر : دار طیبہ، ریاض (سعودی عرب)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ۱۴سو سال گزر رہے ہیں، اس دوران میں مسلمانوں میں کئی فتنے اٹھے، بیسیوں فرقوں نے جنم لیا۔ دین کی تشریح عجیب عجیب انداز سے کی گئی۔ باوجود اس کے خدا کا دین محفوظ ہے۔ امت مسلمہ کے سواد اعظم نے دین کی نئی تشریحات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور رہنمائی تھی کہ آپ کے دور سے لے کر تین ادوار یا تین صدیاں امت کا بہترین زمانہ ہے۔ لہٰذا امت اسلامیہ نے اپنا یہ اصول بنا دیا کہ دین کی وہی تشریح قابل قبول ہوگی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہو۔ اگر کسی مسئلہ کے تعلق سے آپ کا قول نہ ملے تو آپ کی صحبت پانے والے صحابہ کے اقوال تلاش کیے جائیں، اگر وہاں بھی مطلوبہ مسئلہ نہ ملے تو پھر تابعین اور تبع تابعین کی اقوال وارشادات میں جوابات طلب کیے جائیں۔ ائمہ اربعہ اور محدثین عظام امام بخاری، مسلم، وغیرہ کا دور بھی ان تین صدیوں کے درمیان آتا ہے۔

ائمہ سابقین نے قرون ثلاثہ میں پائے جانے والے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مسائل کو جمع کرنے کا خصوصی اہتمام کیا۔ قدیم مجموعوں میں مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور آخری ادوار میں المجموع شرح المہذب للامام النووی اور المحلی لابن حزم بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ لیکن اس سلسلے کی سب سے اہم کڑی امام ابوبکر محمد بن ابراہیم ابن المنذرؒ کی کتاب الاوسط ہے۔ جو پہلی مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہی ہے۔

امام ابن المنذر کی پیدائش ۲۴۲ھ اور وفات ۳۱۸ھ میں ہوئی، یعنی امام بخاری کے انتقال کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۱۴ سال تھی۔ آپ کی تصنیفات کا اہم موضوع مسائل دینیہ میں خیر القرون میں گزرے ہوئے فقہا، وائمہ کے فتاویٰ جمع کرنا ہے۔ اب سے پہلے آپ کی ایک کتاب الاجماع منظر عام پر آچکی ہے۔ جس میں آپ نے اپنے علم کے مطابق خیر القرون میں متفق علیہ مسائل جمع کیے ہیں۔

اور اب مختلف قلمی نسخوں سے موازنہ کے بعد ڈاکٹر ابوحماد صغیر احمد صاحب کی جہد و کاوش سے آپ کی کتاب "الاوسط" منظر عام پر پہلی مرتبہ آرہی ہے اور اب تک اس کی پانچ جلدیں شائع ہوچکی ہیں امید ہے کہ یہی تسلسل جاری رہا تو پندرہ سے زیادہ جلدوں میں یہ کتاب مکمل ہوگی۔ کیونکہ پانچویں جلد پر صرف کتاب الصلاۃ کے ابواب ختم ہوئے ہیں۔

امام ابن المنذرؒ کی کتابیں ائمہ اسلاف کا ہمیشہ مرجع رہی ہیں۔ امام نووی نے اپنی عظیم الشان کتاب المجموع میں اختلافی مسائل میں امام موصوف کی کتاب "الاشراف فی اختلاف العلماء" سے استفادہ کیا ہے جو کہ الاوسط کا خلاصہ ہے اور لکھا ہے کہ دوسرے فقہاء کے مقابلہ میں مسالک کے نقل کرنے میں امام موصوف زیادہ قابل اعتبار ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امام نووی کو الاوسط نہیں ملی۔ ورنہ وہ اسی کو شاید مرجع بناتے۔

اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ مستقل اسانید کے ساتھ فقہی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ ان اسانید کی قدر و قیمت وہی بہتر جان سکتا ہے جس کو علم حدیث سے انس ہو۔

ڈاکٹر صغیر احمد اور ناشر دار طیبہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کے طفیل میں موجودہ نسل کے ہاتھوں ایک ایسا علمی گہر آگیا ہے جس کو دیکھنے کے لیے ہمارے اگلے بزرگوں کی آنکھیں صدیوں سے ترس رہی تھیں۔